السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلام نے طلاق کو صرف مرد کے ہاتھ میں کیوں دیا ہے، اس کی کیا حکمت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے عظیم حکمتوں کی بنا پر حق طلاق صرف شوہر کے ہاتھ میں رکھا ہے ان حکمتوں میں سے چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے :

1۔ مرد قوت عقل وارده، وسعت ادراک اور اُمور کے نتائج و عواقب تک رسائی حاصل کرنے میں عورت پر حاوی ہے، عورت اس طرح نہیں ہے۔

2۔ مرد خرچ کا ذمہ دار ہے اپنے گھر میں داروغہ و نگہبان ہے، امر و نہی کرنے والا ہے گھر کا ستون اور اپنے خاندان کی کفالت کرنے والا ہے۔

3۔ مہر شوہر کے ذمہ واجب ہے لہذا حق طلاق اسی کے ہاتھ میں دیا گیا ہے تاکہ عورت طمع ولالچ میں نہ پڑ جائے۔ (اگر حق طلاق عورت کے ہاتھ میں ہوتا تو) وہ شادی کرتی، مہر وصول کرتی اور دوسرا مہر حاصل کرنے کے لیے اس شوہر کو طلاق دے دیتی (تاکہ کسی اور سے نکاح کر کے اس سے مہر حاصل کرے) اور یہ چیز شوہر کے لیے نقصان کا باعث تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں اسی جانب متنبہ فرمایا ہے :

الرِّجالُ قَوّٰمونَ عَلَى النِّساءِ بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعضَهُم عَلىٰ بَعضٍ وَبِما أَنفَقوا مِن أَموٰلِهِم ... ٣٤ سورة النساء

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے اموال خرچ کیے ہیں۔" (سعودی فتویٰ کیمٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص426

محدث فتویٰ